بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — اِنِّيْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ — اِنِّيْ مُعِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَكَ — اِنِّيْ مَعَكَ اِذَا قُمْتَ — اِنِّيْ مَعَكَ اِذَا قَعَدْتَ — اِنِّيْ مَعَكَ اِذَا رَقَدْتَ — اِنِّيْ مَعَكَ اِذَا قُمْتَ — اِنِّيْ مَعَكَ اِذَا قَعَدْتَ — اِنِّيْ مَعَكَ اِذَا رَقَدْتَ — اِنِّيْ مَعَكَ اِذَا قُمْتَ — اِنِّيْ مَعَكَ اِذَا قَعَدْتَ — اِنِّيْ مَعَكَ اِذَا رَقَدْتَ

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۶ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ ۔ ۷ اخاء ۱۳۵۹ ہش ۔ ۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۲۸

اخبار احمدیہ

۔۔۔ ربوہ ۵ اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں لندن سے امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں ۴ اکتوبر کی آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت اچھی ہے الحمد للہ

حضور نے جملہ احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا ہے۔

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم شافی مطلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی سے رکھے آپ کو جملہ مقاصد دینیہ میں کامرانی و فائز المرامی سے نوازے آمین

۔۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کو لمبی عمر عطا کرے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے اہم ارشادات

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر تعلیمی سکیم کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کا خلاصہ

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے ایجنڈا کی تجویز ۲ جماعت احمدیہ کے معیار تعلیم کے بارہ میں شوریٰ کمیٹی کی تعلیمی رپورٹ پر مشتمل تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اسے جس صورت میں منظور فرمایا اس کا ذکر تو فیصلہ جات شوریٰ میں ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں آپ کے اہم ارشادات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔

جب ہم نے یہ کمیٹی بنائی تھی اس وقت سے اب ہم بہت آگے نکل گئے ہیں۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے وظائف کا اعلان کیا تھا کہ مستحق اور ذہین طلباء کو بغیر کسی نشو و نما کے نہیں چھوڑا جائے گا۔ اس کا نام انعامی وظیفہ نہیں بلکہ ادائیگی حقوق طلباء رکھنا چاہیئے۔ جتنا کسی کا حق بنتا ہے۔ جماعت اس کا وہ حق ادا کرے یعنی کسی کے حق کی ادائیگی میں جو کمی ہے وہ جماعت پوری کرے۔

فرمایا آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے۔ یہ کام خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہے۔ خدام نے کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو احسن انجام تک پہنچانے کی توفیق عطا کرے۔ لجنہ کی رپورٹ آچکی ہے کراچی میں نے ۷ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے مرحلہ میں ہر احمدی گھرانے میں ایک تو تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے اور دوسرے حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی پڑھنی ضروری ہے۔ جو سورۂ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ان کے خریدنے کے لئے اپنی اپنی کلب بنائیں اور جماعت ایک کمیٹی بنائے جو ان ہر سہ تنظیموں میں Co-ordination پیدا کرے اور دیکھے کہ ایک کتاب ایک گھر میں چار راستوں سے داخل نہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم اگر اپنے خادم کو دے تو پھر لجنہ کو یا انصار کو یا جماعتی لحاظ سے اس گھر میں اس کتاب پہنچانے کی اس مرحلہ میں ضرورت نہیں۔ یہ جو سکیم میں نے کراچی سے شروع کی تھی آج اس میں وسعت پیدا کر رہا ہوں اور اسے ساری جماعت کے لئے دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد بنا رہا ہوں۔ یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہیئے۔

(۲)

کراچی میں میں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہر احمدی بچہ جس نے اس سال کوئی امتحان دیا ہے وہ پاس ہوا ہے یا فیل ہوا ہے۔ وہ مجھے خط لکھے۔ اب یہ ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

جماعت ہائے احمدیہ کی ایک اہم ذمہ داری

تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبہ کے پیش نظر جہاں امتحان دینے والے ہر احمدی بچے اور بچی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط اطلاع دے گا۔ وہاں ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کریگی۔

۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے ارشاد فرمایا۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ (امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر) مجھے جو بچے خط لکھیں گے وہ ان کی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی

چیف ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مہتمم اشاعت: محمد اسحاق ۔ ادارہ الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اوّل

فرینکفورٹ میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

حضور نے ۱۱ر جولائی کو مسجد نور میں نماز جمعہ پڑھائی اور اسلام میں عورت کی بلند شان پر خطبہ ارشاد فرمایا

"مغرب میں کیا جانے والا یہ اعتراض کہ اسلام عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق نہیں دیتا سراسر باطل ہے"

"اسلام نے چند جسمانی امور کی وجہ سے پیدا ہونیوالے قدرتی تفاوت کے سوا عورتوں کو ہر لحاظ سے مساوی حقوق دیئے ہیں"

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

فرینکفورٹ ۱۱ر جولائی ۱۹۸۰ء بروز جمعہ (بذریعہ ڈاک) ۱۱ر جولائی ۱۹۸۰ء کو حضور ایدہ اللہ نے مسجد نور میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور کے قیام فرینکفورٹ کے دوران یہ دوسرا جمعہ تھا۔ قبل ازیں حضور نے ۴ر جولائی کو اسی مسجد میں نماز جمعہ پڑھائی تھی۔ علاوہ ازیں اسی روز شام کو حضور نے مسجد نور میں جماعت احمدیہ فرینکفورٹ کی طرف سے منعقد کی گئی ایک خصوصی تقریب میں مختلف ملکوں سے تعلق رکھنے والے تین درجن زیر تبلیغ اصحاب کو ملاقات کا شرف بخشا اور ان کے ساتھ گفتگو کے دوران ان کے سوالات کے جواب دیئے۔

نماز جمعہ سے قبل حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں عورت کے عزت و احترام اور بلند شان پر بہت بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی اور قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ اسلام نے عورت کو مردوں کے مساوی درجہ دیا ہے اور معاشرہ میں اس کا احترام قائم کرکے اور اس کے حقوق و فرائض کو متعین فرما کر ان کے تحفظ کی پوری پوری ضمانت دی ہے۔ حضور کے اس بصیرت افروز خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

خطبۂ جمعہ کا خلاصہ

حضور ایدہ اللہ کے نماز جمعہ کے لئے دو بج کر پچیس منٹ پر مسجد نور میں تشریف لانے پر جناب مبشر احمد باجوہ نے اذان دی۔

اس سے قبل جمعہ کی پہلی اذان بھی انہوں نے ہی دی تھی۔

ایک لایعنی اعتراض اور اس کا جواب

اذان کے معاً بعد حضور نے خطبہ جمعہ کا آغاز کرتے ہوئے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ یورپ اور دوسرے غیر مسلم ممالک میں غلط فہمی یا تعصب کی وجہ سے سب سے بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اسلام نے عورت کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اس نے عورت کے حقوق ہی قائم نہیں کئے اس لئے اسلام مردوں کا مذہب ہے یا یہ عورتوں کا مذہب ہے ہی نہیں حالانکہ اس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسلام نے نہ صرف یہ کہ عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دئے ہیں بلکہ بعض احتیاطیں وضع کرکے ان کے حقوق کے تحفظ کی پوری پوری ضمانت بھی دی ہے۔

حضور نے فرمایا ان قوموں میں بعض گندے اخلاق اور بگڑی ہوئی عادتوں نے کچھ ایسا گھر کیا ہے کہ اگر انہیں یہ سمجھایا جائے کہ جن باتوں پر تم اعتراض کر رہے ہو ان کا مقصد عورتوں پر ناواجب پابندیاں عاید کرنا نہیں بلکہ ان کے عزت و احترام اور حقوق کی حفاظت کرنا ہے تو اسے وہ درخور اعتنا نہیں سمجھتے اور ایک ہی رٹ لگائے جاتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو مرد کے مساوی درجہ نہیں دیا۔ حالانکہ کسی قوم کی عورتوں کو عقلاً اور اخلاقاً اس امر کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ ان کی لڑکیاں شادی سے پہلے ہی بچے جننے لگیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آزادی کے سراسر غلط تصور نے ان قوموں کے افراد کو مادر پدر آزاد بنا چھوڑا ہے۔ آزادی کے اس غلط تصور کی وجہ سے ہی امریکہ میں ہر سال لاکھوں بچے ایسے پیدا ہوتے ہیں جنہیں ان کی مائیں شادی سے پہلے ہی جنم دے دیتی ہیں۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ اسلام اس کی اجازت نہ دیکر عورتوں پر سختی کرتا ہے تو اس کا یہ اعتراض عقلاً، مذہباً اور اخلاقاً سراسر ناواجب ہے۔ اسلام عورتوں کو ان کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دے کر مردوں کی طرح انہیں بھی زمین سے اٹھا کر آسمان کی رفعتوں میں لے جانا چاہتا ہے۔ جو چیز عورتوں کی اس ترقی کی راہ میں روک بنے اسلام اسے تسلیم نہیں کرتا نہ اس کی اجازت دیتا ہے۔

مردوں اور عورتوں میں حقیقی مساوات

حضور نے اسلام کی رو سے مردوں اور عورتوں کے حقوق اور ان کے تعین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

اسلام نے مردوں اور عورتوں میں حقیقی مساوات قائم کی ہے۔ دونوں میں قدرتی لحاظ سے جسمانی فرق کی وجہ سے پیدا ہونے والے تفاوت کے سوا اسلام نے عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دئے ہیں۔ جسمانی لحاظ سے قدرتی فرق کو واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ مثال کے طور پر عورتیں بچے جنتی ہیں مرد بچے نہیں جن سکتے۔ یہ فرق قدرت نے پیدا کر رکھا ہے۔ اسے بدلا نہیں جا سکتا۔ اس فرق کا مردوں اور عورتوں کے حقوق اور ان کی نوعیت پر ایک حد تک اثر انداز ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو خاوند اور بیوی کا اپنا اپنا ایک مقام ہے۔ ہر چند کہ دونوں کا اپنا اپنا مقام اہم ہے تاہم اسے بدلا نہیں جا سکتا۔ گھر کا انتظام چلانا اور بچوں کی پرورش اور تربیت کرنا عورتوں کا کام ہے۔ مرد کی ذمہ داری بیوی اور بچوں پر مشتمل پورے گھر کی تمام جائز ضروریات کو پورا کرنا اور اس کے لئے محنت و مشقت کرکے اخراجات مہیا کرنا ہے۔ بیوی کے فرائض میں سرے سے یہ امر شامل نہیں ہے کہ وہ اپنی کمائی ہوئی یا پہلے سے حاصل شدہ دولت گھر کے اخراجات کو پورا کرنے پر خرچ کرے اسلام نے اسے اس کے لئے مکلف ہی نہیں کیا۔ اسلام اسے اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنی ذاتی دولت میں سے ایک پائی بھی گھر پر خرچ نہ کرے۔ اسلام مرد کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ بیوی کو اس کے اپنے مال میں سے گھر کی ضروریات پوری کرنے پر مجبور کرے۔ اس نے بیوی کو اپنی ذاتی ملکیت کے بارہ میں مکمل طور پر آزاد رکھا ہے۔

عورتوں اور مردوں کے مساوی حقوق کا واضح اعلان۔

حضور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ دو ایک باتوں میں قدرتی تفاوت اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونیوالی تقسیم کار کے سوا اسلام نے عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دئے ہیں۔ اس نے ان میں سرے سے کوئی فرق ہی تسلیم نہیں کیا۔ سارا قرآن دونوں میں بحیثیت انسان ہونے کے مکمل مساوات کے ذکر سے پُر ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامل اور دائمی شریعت لیکر دنیا میں مبعوث ہوئے تو کس کی طرف مبعوث ہوئے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید نے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(سبا آیت ۲۹)

(ترجمہ:۔ اور ہم نے تجھ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ جو خوشخبری دیتا اور ہوشیار کرتا ہے۔ لیکن انسانوں میں سے اکثر اس حقیقت سے واقف نہیں)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو الناس کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ الناس کا لفظ عربی زبان میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے اکٹھا بولا جاتا ہے۔ سو معنے اس آیت کے یہ ہوئے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے ہر مرد اور ہر عورت کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بشیر اور نذیر تمام مردوں اور تمام عورتوں کے لئے ہیں۔ جہاں تک آپ کی بعثت اور اس کی غرض و غایت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس اعتبار سے مردوں اور عورتوں میں کوئی تفریق نہیں کی اسی لئے قرآن مجید میں جتنے بھی احکام آئے ہیں۔ (ماسوا چند احکام کے جن میں جسمانی تفاوت کی وجہ سے عورتوں کے بعض جداگانہ نوعیت کے حقوق و فرائض کا ذکر ہے) ان میں یکساں طور پر مردوں اور عورتوں دونوں کو مخاطب کیا گیا ہے اور وہ یکساں طور پر دونوں پر عائد ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

(النساء آیت ۲)

(ترجمہ:۔ اے انسانو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا)

یہاں بھی الناس کا لفظ استعمال کر کے مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ مخاطب کیا گیا ہے اور انہیں اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حکم کے ذریعہ انہیں دراصل کہا گیا ہے کہ وہ یکساں طور پر خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کر کے اس کی نگاہ میں عزت کا مقام حاصل کریں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام مردوں اور عورتوں دونوں کو عزت اور احترام کا مقام دلانا چاہتا ہے اور اس لحاظ سے ان میں کسی تفریق کا روادار نہیں ہے۔

عزت و شرف میں مساوات کا ایک لاثانی پہلو:۔

اسلام کی رو سے عورتوں اور مردوں کے مابین عزت و شرف میں مساوات کے ایک خاص پہلو کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں الناس کے علاوہ بشر کا لفظ بھی انہی معنوں میں استعمال کیا ہے اور کیا بھی ہے ایک خاص محل پر۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرایا کہ:۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔

(الکہف آیت ۱۱۱)

(ترجمہ:۔ تو انہیں کہہ کہ میں تمہاری طرح کا صرف ایک بشر ہوں۔

عربی لغت کی رو سے بشر کے معنوں میں بھی مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں جب بشر کا لفظ بیک وقت مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ تو مثلکم میں بھی دونوں شامل ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرایا کہ اے مردو! اور اے عورتو! میں تم جیسا ایک بشر ہوں۔ اس طرح آپ نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور دنیا کے تمام مردوں اور تمام عورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سب ایک جیسے بشر ہیں۔ یہ انسان کو (جس میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں) زمین سے اٹھا کر ساتویں آسمان تک لے جانے والی بات ہے۔ یہ مساوات بلحاظ نوع کے ہے اور مردوں اور عورتوں کے یکساں شرف پر دلالت کرتی ہے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو استعداد اور قابلیت ہر دوسرے انسان سے کہیں بڑھ کر عطا کی گئی تھی اس لئے استعدادوں کے لحاظ سے نیز اتقیٰ ہونے کے لحاظ سے اس بشر اور ہر دوسرے بشر کے مابین بڑا فرق ہے۔ اس کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بشر ہونے کے لحاظ سے اپنے وجود کو ہر بشر کے ساتھ بریکٹ کر دیا اور بتا دیا کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تمام دوسرے انسانوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بلحاظ نوع یکسانیت کا یہ شرف مردوں اور عورتوں دونوں کو حاصل ہے اسلام نے اس شرف میں شریک ہونے کے لحاظ سے مرد اور عورت میں کوئی تفریق نہیں کی بلحاظ استعداد مرد۔ مرد اور عورت، عورت میں بھی فرق ہے اور ہر ایک نے اپنے اپنے دائرہ میں رہتے ہوئے ترقی کرنی ہے ان میں سے کوئی اپنی استعداد کے مطابق کتنی ہی ترقی کر جائے۔ اسلام کہتا ہے کہ بشر ہونے کے لحاظ سے بلا تفریق و امتیاز تمام مرد اور تمام عورتیں ایک ہی سطح پر ہیں۔

رحمت سے بہرہ یاب ہونے میں مساوات:۔

حضور نے عورتوں اور مردوں میں مساوات کے ایک اور پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں میں مساوات کا ایک اور لحاظ سے بھی ذکر کیا ہے اور وہ ہے رحمت سے بہرہ یاب ہونے میں مساوات۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

(الانبیاء آیت ۱۰۸)

(ترجمہ:۔ اور ہم نے تجھے تمام دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے)

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے دائرے میں صرف مرد آئیں گے۔ بلکہ کہا یہ ہے کہ ہم نے آپ کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ دنیا کی ہر چیز آپ کی رحمت سے حصہ لے رہی ہے۔ آپ تمام انسانوں یعنی مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں۔ آپ کی رحمت مردوں اور عورتوں کو یکساں فیض پہنچا رہی ہے۔ یعنی آپ کی رحمت سے بہرہ یاب ہونے میں مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مردوں اور عورتوں سے متعلق قرآنی آیات کا ایک جائزہ۔

اسلام میں عورت اور مرد کے مساوی درجہ اور مساوی حقوق کو واضح کرتے ہوئے حضور نے مردوں اور عورتوں سے متعلق قرآنی آیات کا ایک جائزہ بھی پیش کیا فرمایا جب میں نے مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق و فرائض کی روشنی میں قرآنی آیات کا جائزہ لیا تو میں نے دیکھا کہ قرآن مجید کی ایسی آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے الناس کہہ کر یعنی مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ مخاطب کر کے احکام دیئے ہیں ان کی تعداد ۲۲۷ ہے۔ اسی طرح انسان اور اناس کہہ کر جن آیات میں مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ مخاطب کیا گیا ہے ان کی تعداد علی الترتیب ۶۱، اور ۶۷ ہے۔ اب رہیں وہ آیات جن میں عورتوں کے جسمانی طور پر مختلف حالات کے پیش نظر صرف عورتوں کو مخاطب کر کے صرف انہیں احکام دیئے گئے ہیں یا ان کے بعض زائد حقوق کا ذکر کیا گیا ہے سو ان کی تعداد ۴۳ ہے اس کے بالمقابل جن آیات میں صرف مردوں کا ذکر ہے وہ صرف گیارہ ہیں۔ اس جائزہ سے بھی ظاہر ہے کہ جسمانی تفاوت کے سوا قرآن مجید میں جتنے بھی احکام دیئے گئے ہیں وہ مردوں اور عورتوں کو اکٹھا مخاطب کر کے دیئے گئے ہیں اور دونوں ان میں برابر کے شریک ہیں۔ بلحاظ احکام اور بلحاظ حقوق و فرائض خدا تعالیٰ نے دونوں میں کوئی تفریق نہیں برتی۔

اس ضمن میں حضور نے سورۃ النساء کی آیت اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ کا اصل مفہوم بھی واضح کیا۔ چنانچہ فرمایا جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے اس میں مردوں کی اس ذمہ داری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو گھر کی جملہ ضرورتوں کو پورا کرنے کے سلسلہ میں ان پر ڈالی گئی ہے۔ اس آیت میں یہ بتانا مقصود نہیں ہے کہ عورتیں مردوں سے کمتر درجہ رکھتی ہیں۔ بلکہ

بنانا یہ مقصود ہے کہ مرد گھر کے جملہ اخراجات کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہیں اور اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

نیک اعمال کی جزاء میں مساوات:۔

حضور نے نیک اعمال کی جزاء کے لحاظ سے بھی مردوں اور عورتوں میں مساوات پر روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اعمالِ صالحہ کی جزاء بھی دونوں کے لئے ایک جیسی رکھی ہے۔ اس نے یہ کہیں نہیں کہا کہ مرد نیک اعمال بجالائیں گے تو انہیں زیادہ جزاء ملے گی اور عورتیں جو نیک اعمال بجالائیں گی۔ انہیں ان کی مردوں کے مقابلہ میں کم جزاء ملے گی۔ اس نے دونوں کے لئے ایک جیسی جزاء رکھ کر اس میں کسی قسم کا فرق روا نہیں رکھا۔ بلکہ ان کی ایک مجبوری کی وجہ سے ان کے تھوڑے اعمال کی جزاء زیادہ رکھی ہے۔ اور کہا ہے کہ انہیں مردوں کے زیادہ اعمال کے برابر جزاء ملے گی مثلاً عورتوں کو بعض ایام میں نماز نہ پڑھنے کا حکم ہے لیکن ثواب مرد کے برابر رکھا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ چونکہ مردوں نے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں اس لئے انہیں زیادہ ثواب ملے گا۔

مغربی ممالک میں رہنے والے احمدیوں کا فرض:۔

آخر میں حضور نے مغربی ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو ان کے ایک اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا یہ باتیں میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم جو یہاں رہتے ہو تو یہاں کے لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچاؤ۔ اگر تم تبلیغ کرو گے اور اسلام پر یہ لوگ کوئی اعتراض کریں گے تو خدا تعالیٰ خود تمہیں اس کا جواب سکھائے گا۔ تم کسی اعتراض کا خوف دل میں لائے بغیر نڈر ہو کر ان لوگوں کو تبلیغ کرو اور یاد رکھو کہ احمدیت اس اسلام کا نام ہے جسے درمیانی زمانہ کی بدعات سے پاک کر کے پھر اس کی اصل شکل میں پیش کیا گیا ہے اس پر کسی قسم کا اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی غلط فہمی یا ناسمجھی کی وجہ سے اعتراض کرتا ہے تو وہ یقیناً غلطی پر ہے۔ خدا تمہیں خود ایسا جواب سکھائے گا جس سے اعتراض کرنے والے کی تسلی ہو جائے گی۔

حضور نے انہیں ایک اور اہم امر کی طرف بھی توجہ دلائی۔ فرمایا اس ضمن میں دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہر احمدی یہاں دلیری کے ساتھ اسلامی زندگی گزارے۔ تاکہ وہ اسلامی تعلیم کے حسن کا اپنی زندگیوں میں نمونہ پیش کر کے دوسروں کو اس کا گرویدہ بنا سکے۔ اور آخر میں فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ وہ ہمیں دوسروں کے لئے اسلامی تعلیم کا نمونہ بنائے اور ان کی ہلاکت کا سبب ہمیں نہ بنائے۔

اس بصیرت افروز خطبہ کے بعد جو چالیس منٹ تک جاری رہا حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

احباب اس جمعہ میں بھی فرینکفورٹ کے دور دراز علاقوں اور اس کی نواحی بستیوں سے بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ مسجد کا مستقف حصہ مردوں سے اور ملحقہ ہال مستورات سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ اس روز بھی موسم خراب تھا اور وقفہ وقفہ سے بارش ہوتی رہی تھی اور نماز کے وقت بھی گہرا ابر چھایا ہوا تھا اس کے باوجود بہت سے احباب کو مسجد کے پہلو میں کھلے آسمان کے نیچے نماز ادا کرنا پڑی۔

مسجد نور فرینکفورٹ میں ایک نکاح کا اعلان:۔

حضور ایدہ اللہ نماز جمعہ پڑھانے کے بعد مسجد میں احباب جماعت کے درمیان محراب میں صدر جگہ پر رونق افروز ہوئے اور حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے مبلغ انچارج مغربی جرمنی و امام مسجد نور فرینکفورٹ مکرم نواب زادہ منصور احمد خان صاحب نے ایک نکاح کا اعلان کیا۔ انہوں نے عزیزہ طاہرہ تسنیم حبیب سلمہا بنت مکرم بشیر احمد صاحب حبیب آف لندن کا نکاح مسعود احمد صاحب ہاشمی سلمہ آف ہیمبرگ کے ساتھ چھ ہزار جرمن مارک حق مہر پر پڑھا۔ اعلان نکاح کے بعد مکرم منصور احمد خان صاحب نے ہی رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو طرفین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

حضور کے اعزاز میں ایک اور استقبالیہ تقریب کا انعقاد۔

اسی روز (۱۱ر جولائی ۱۹۸۰ء) کی شام کو ایک اور استقبالیہ تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ جیسا کہ گذشتہ رپورٹ میں ذکر کیا گیا تھا حضور کے اعزاز میں جماعت احمدیہ فرینکفورٹ کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب ۱۰ر جولائی کی شام کو "ہوٹل فرینکفرٹر ہوف" میں وسیع پیمانہ پر منعقد ہوئی تھی جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات کے علاوہ بعض پادریوں جرمن مستشرقین اور جرمنی کی یونیورسٹیوں کے بعض چیدہ چیدہ پروفیسروں نے بھی شرکت کی تھی۔ ۱۱ر جولائی کی استقبالیہ تقریب میں جو احمدیہ مشن کی جانب سے مسجد نور فرینکفورٹ میں منعقد ہوئی۔ ان جرمن باشندوں اور جرمنی میں مقیم ان غیر ملکی اصحاب نے شرکت کی جو احمدیہ مشن فرینکفورٹ اور مقامی احمدی احباب کے زیر تبلیغ ہیں۔

اس روز بھی حسب معمول موسم خراب تھا اور صبح سے مسلسل بارش ہو رہی تھی۔ اس لئے خیال تھا کہ شائد مدعوین زیادہ تعداد میں نہ آسکیں۔ پھر بھی اس تقریب میں شرکت کرنے والے جرمن اور غیر ملکی باشندوں کی تعداد ۳۵ تک پہنچ گئی۔ ان میں جرمن دوستوں کے علاوہ ترکی، اٹلی اور حبشہ کے احباب شامل تھے۔ جب سوا سات بجے شام تک سب مہمان اپنی مقررہ نشستوں پر بیٹھ گئے تو سات بجکر بیس منٹ پر حضور مسجد میں تشریف لائے۔ جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے پر ہمارے جرمن نو مسلم احمدی بھائی مکرم ہدایت اللہ صاحب بیوش نے جو ترجمان کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ جملہ مہمانان کرام کا حضور سے تعارف کرایا۔

تعارف کے بعد حضور نے مہمانانِ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا مجھے آپ سب صاحبان سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میرے یہاں آنے کا مقصد یہ ہے کہ میں آپ سے مل کر آپ کے ساتھ تبادلہ خیالات کروں اور اسلام کا پیغام آپ تک پہنچاؤں۔ بہتر یہ ہے کہ ہم کسی رسمی کارروائی کے بغیر بے تکلف ماحول میں باہم تبادلہ خیالات کریں اور اس طرح دنیا کو درپیش مسائل اور ان کے حل کے بارہ میں ایک دوسرے کے نقطۂ نظر سے مستفید ہوں۔ اس پر مہمانوں نے اس امر کو ترجیح دی کہ وہ باری باری سوال کریں گے اور حضور ان کے سوالوں کے جواب مرحمت فرما کر انہیں اپنے تبحر علمی سے مستفیض ہونے کا موقع عنایت فرمائیں گے چنانچہ سوال و جواب کا ایک دلچسپ سلسلہ چل نکلا جو قریباً دو گھنٹہ تک جاری رہا جس کے دوران حاضرین نے حضور کے ارشادات کو بہت توجہ اور دلجمعی سے سنا۔

سوال و جواب کے اس دلچسپ سلسلہ کے دوران نہ صرف دنیا کے موجودہ حالات اور ان کی وجہ سے پیش آمدہ مسائل بلکہ مسلم اقوام کا زوال اور اس زمانہ میں ان کا اسلامی تعلیمات سے متضاد طرزِ عمل بھی زیر غور آیا۔ حضور نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کو تفصیل سے بیان کر کے واضح فرمایا کہ اسلام ایک عظیم مذہب ہے۔ نوع انسان کا مستقبل اس کی پیش کردہ تعلیم پر کما حقہٗ عمل کے ساتھ وابستہ ہے یہی وہ واحد راہ نجات ہے جس پر چل کر وہ اپنے آپ کو اس ہولناک تباہی سے بچا سکتی ہے جو اس کے سر پر منڈلا رہی ہے۔

بعض مسلم اقوام اور مسلمانوں کے موجودہ طرز عمل کی وجہ سے اسلام پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا بعض مسلمانوں کا طرز عمل اگر اسلامی تعلیم کے مطابق نظر نہیں آتا تو اس سے اسلام پر کیسے حرف آسکتا ہے۔ بعض مسلمانوں کا جداگانہ طرز عمل اپنی جگہ ہے اور اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی لازوال و بے مثال تعلیم اپنی جگہ ہے۔ کسی مذہب کی صداقت اور انسانی زندگی میں اس کی تعلیم کی افادیت کو پرکھنے کے لئے اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ اس میں فی ذاتہٖ پیش آمدہ مسائل کا حل موجود ہے۔ یا نہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو پھر عقل مندی اور دور اندیشی اسی میں ہے کہ اسے دل سے قبول کر کے اس پر عمل کیا جائے۔

اس سوال کے جواب میں کہ دنیا فی زمانہ جن مشکلات سے دو چار ہے ان کی اصلاح کا طریق کیا ہے۔ حضور نے فرمایا ایٹم بم سے اصلاح نہیں ہو سکتی اصلاح دلوں کو بدلنے سے ہوگی اسی لئے ہم دلوں کو بدلنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ہماری کوشش یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے نفرت کرنے کی بجائے باہم محبت کرنا سیکھیں حضور نے فرمایا جب تک ہم مغربی اقوام کو یہ یقین نہیں دلائیں گے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ اس سے جو ان کے پاس ہے بہتر ہے وہ اسلام کو قبول نہیں کریں گے۔ اور اگر ہم ان کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو گئے تو پھر انہیں اسلام کی آغوش میں آنے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔ فرمایا میرے اور مغربی اقوام کے درمیان اس وقت ایک رسہ کشی جاری ہے میں انہیں یقین دلانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وہ صدق سے اسلام کی طرف آئیں اسی میں ان کے لئے خیر ہے اس کے بغیر خیر کا تصور ہی محال ہے۔

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا میں اس رسہ کشی میں ہار جیت کی غیر یقینی کیفیت کا شکار نہیں ہوں بلکہ خدائی وعدوں کی بنا پر اس بات پر پختہ ایمان رکھتا ہوں کہ احمدیت روئے زمین کے تمام انسانوں کے دل جیت لے گی جس کے نتیجہ میں وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے دینِ واحد پر آ جمع ہوں گے اور وہ وقت کہ جب ایسا ہوگا دور نہیں ہے۔ آئندہ پچیس تیس سال میں اس کے آثار نمایاں ہونے شروع ہو جائیں گے اور یہ انقلاب آئندہ ایک سو سال کے اندر اندر اپنے کمال کو پہنچ جائے گا۔ اور پھر یہ عارضی نہیں بلکہ دائمی ہوگا کیونکہ قرآن نوعِ انسانی کے دلوں پر قیامت تک حکومت کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

اس گفتگو کے دوران حضور نے ایک انتباہ بھی فرمایا اور وہ یہ کہ اس کائنات کی بنیادی حقیقت توحید باری تعالےٰ ہے جس سے کامل اور مکمل طور پر اسلام نے دنیا کو روشناس کرایا ہے۔ اگر دنیا اس بنیادی حقیقت کی طرف نہیں آئے گی تو انسانیت مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی اور اگر وہ اس تباہی سے بچی تو محض خدا کے فضل سے بچے گی اور اسے طوعاً و کرھاً اس بنیادی حقیقت کی طرف آنا اور اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔

سوال و جواب کے اس طویل لیکن نہایت دلچسپ سلسلہ کے اختتام پر حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ حضور نے اس کے دوران مہمانوں سے گھل مل کر باتیں کیں اور جب ایک ترک بھائی جناب ارہان یالمز (ORHAN YALMIZ) نے بتایا کہ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی ہیں تو حضور نے ازراہِ شفقت انہیں مصافحہ اور معانقہ کا شرف بخشا اور ان سے ان کے دوسرے ہم وطن احمدیوں کے بارہ میں باتیں کیں۔

یہ پُر معارف اور بصیرت افروز تقریب ساڑھے نو بجے شام اختتام پذیر ہوئی۔ دس بجے شب حضور نے دوبارہ مسجد میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اس تقریب پر جرمنی میں حضور کے قیام کا پہلا مرحلہ بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا کیونکہ اگلے روز ۱۲ جولائی کو حضور نے چند یوم کے لئے مع اہلِ قافلہ سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک روانہ ہونا تھا۔

بزرگان سلسلہ کا رحیم یار خان میں ورود

۷ ستمبر بروز منگل پونے تین بجے بعد دوپہر کے قریب محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، محترم مولوی غلام باری صاحب سیف اور محترم محمود احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ بذریعہ کار سکھر اور کراچی تشریف لے جاتے ہوئے مختصر عرصہ کے لئے رحیم یار خان میں قیام فرما ہوئے آپ کا استقبال مکرم عبد المجید صاحب ظفر قائد ضلع و امیر جماعت احمدیہ ضلع رحیم یار خان کی قیادت میں مجلس عاملہ جماعت رحیم یار خان، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مقامی و ضلع مکرم عبد المجید صاحب عامر مربی سلسلہ اور خاکسار نے سیٹلائٹ ٹاؤن کی ایک کوٹھی میں کیا۔ معزز مہمانوں نے موجود احباب سے مصافحہ کیا اور سب احباب کے ساتھ ظہرانہ میں شرکت فرمائی۔

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد ساڑھے چار بجے رحیم یار خان کے احباب جماعت اور خدام و انصار سے مہمانوں نے خطاب فرمایا محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے قرآن پاک کی آیت "قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے بنی نوعِ انسان کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر وہ خدا کی محبت کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے حقیقی عبد بننا چاہتے ہیں تو ہادیٔ جہاں سرورِ کائنات حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کریں اور اپنے آپ کو صحیح رنگ میں آپ کی تعلیمات کی پیروی کرنے والا بنائیں اور مامور زمانہ حضرت مسیح موعود اور آپ کے جانشین اور خلفاء کی اطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔

آپ کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی ابتداء اور موجودہ حالات کے مطابق اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے اور اپنے آپ کو اس قابل بنانے کی طرف احباب کی توجہ مبذول کرائی کہ وہ حقیقی رنگ میں اسلام کا خادم بن کر غلبۂ اسلام کی برکات سے مستفید ہونے والے اور اس خدمتِ عظیم میں سے حصہ پانے والے بنیں۔

آخر میں مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے اجتماعی دعا کروائی احباب سے ملاقات کے بعد چھ بجے شام کے قریب مسجد اور مربی ہاؤس ہوتے ہوئے معزز مہمان سکھر روانہ ہوئے۔ ۸ ستمبر بروز ہفتہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب محترم مولوی غلام باری صاحب سیف اور محترم محمود احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کراچی اور کوئٹہ کے دورہ کے بعد شام پونے پانچ بجے رحیم یار خان میں تشریف لائے مسجد میں مکرم امیر صاحب کی قیادت میں احباب نے آپ کا استقبال کیا۔ پھر حسب پروگرام مکرم طاہر عارف صاحب کی دعوت پر معزز مہمان مکرم پرویز احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ کے ہاں تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم باجوہ صاحب اور مکرم سلیم احمد صاحب ایڈووکیٹ کے تعاون سے طعام کا انتظام تھا۔ مہمانِ کرام کچھ دیر آرام کرنے کے بعد پونے سات بجے رات بہاولپور کے لئے روانہ ہوئے۔ احباب نے دعا کے ساتھ معزز مہمانوں کو رخصت کیا۔

(خلیفہ صباح الدین احمد مربی سلسلہ ضلع رحیم یار خان
۸-۲۱۷ بیت المبشر ہسپتال روڈ رحیم یار خان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کا سالانہ تربیتی دو روزہ اجتماع مورخہ ۱۱ اور ۱۲ تبوک ۱۳۵۹ ہش بمطابق ۱۱ اور ۱۲ ستمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعرات اور جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں صبح ساڑھے نو بجے شروع ہوا۔

اس اجتماع کا افتتاح محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے کیا۔

افتتاحی خطاب سے قبل اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبدالرشید سمماٹری صاحب نے کی اس کے بعد محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے عہد دہرایا۔ اور مکرم محمد یحییٰ خان صاحب نے نہایت خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی بعد ازاں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے خدام سے خطاب فرمایا اس کے بعد محترم مولوی محمد علی صاحب نائب قائد اور نائب ناظم اعلیٰ اجتماع نے ہدایات اجتماع پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں محترم جناب امیر صاحب نے دعا کے ساتھ اس اجتماع کا افتتاح کیا۔

اس اجتماع میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے بنفس نفیس شرکت کی آپ نے آخری اجلاس میں خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے اور خطاب فرمایا علاوہ ازیں ایک اجلاس میں جملہ ناظمین ضلع اور قائدین مجالس و کارکنان اجتماع کو اپنی قیمتی نصائح اور ہدایات سے نوازا۔ محترم صدر صاحب مرکزیہ نے اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کا بھی افتتاح فرمایا اطفال کا اجتماع اس دفعہ علیحدہ احمدیہ ہال میں مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوا۔

محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے علاوہ ربوہ سے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولوی غلام باری سیف صاحب نے بھی اس اجتماع میں شرکت فرمائی اور خدام و اطفال کو خطاب فرمایا۔ نیز نہایت دلچسپ علمی و مذہبی سوالات کے جواب دیکر حاضرین کے علم میں اضافہ کیا اور ان کو محظوظ کیا اس دلچسپ علمی نشست میں جناب چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی اور جناب پروفیسر ڈاکٹر خواجہ منظور احمد صاحب کراچی یونیورسٹی نے بھی اپنا قیمتی وقت نکال کر شرکت کی اور سوالات کے جوابات دیئے۔

اس اجتماع میں مختلف علمی پروگرام منعقد کئے گئے جن میں خدام نے گہری دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا مختلف ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے جس سے اجتماع کی دلکشی اور دلچسپی میں مزید اضافہ ہوا

اجتماع میں تبلیغی اور صنعتی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا جو مکرم نعیم اللہ خان صاحب (ناظم صنعت و تجارت) نے کیا۔

اس تربیتی اجتماع میں نماز باجماعت تہجد ادا کی گئی اور نمازوں کے بعد درس قرآن کریم، حدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود کا بھی اہتمام کیا گیا جو محترم مولوی عبدالحمید صاحب نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقریر کی۔ اجتماع کے پہلے روز ایک خصوصی اجلاس عام بیادگار بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت کے فرائض محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب (ناظر اصلاح وارشاد) نے انجام دیئے۔

دو بچوں نے پاکستان کا قومی ترانہ پیش کیا اور دو احمدی شعراء محترم ڈاکٹر قیس عنایتی صاحب اور فیض احمد چنگوی صاحب نے اپنا کلام پڑھ کر سنایا اس کے بعد محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب ایڈووکیٹ اور چوہدری ندیم احمد صاحب ایڈووکیٹ نے قائداعظمؒ کے کارناموں پر روشنی ڈالی بعدہٗ محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے قائداعظم محمد علی جناح کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور فرمایا کہ قائداعظم مرحوم اپنے کارناموں کیوجہ سے آج بھی زندہ و تابندہ ہیں۔

اجتماع کے دوسرے دن محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب (ناظر اصلاح وارشاد) نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی آپ نے اپنے خطبہ میں نظام خلافت کی اہمیت و ضرورت اور برکات و فیوض بیان فرمائے

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ یہ سالانہ اجتماع نہایت کامیابی بخیر و خوبی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی)

انصار اللہ کا تیئیسواں سالانہ مرکزی اجتماع

انصار اللہ کا تیئیسواں سالانہ مرکزی اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۳۱ اخاء/اکتوبر یکم و دو نبوت/نومبر ۱۳۵۹ہش/۱۹۸۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا انصار اللہ کو چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی برکات سے فائدہ اٹھائیں زعماء اعلیٰ/زعماء زیادہ سے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کے لیے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں مجالس کی نمائندگی سو فیصد ہونی چاہیئے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انعامات اور سندات کی تقسیم

تمام وہ طالبات جنہوں نے جون ۱۹۸۰ء میں منعقد ہونیوالے مرکزی امتحانات کے تینوں معیاروں میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے ان کے نام ۲۵ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں وہ لجنہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے پہلے روز ۷ نومبر کو جلسہ گاہ میں انعامات وصول کرنے کے لیے موجود رہیں۔ پاس شدہ طالبات کی اسناد صدر صاحبات اسی موقعہ پر کسی دن سیکرٹری تعلیم سے حاصل کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے ماموں مہر غلام احمد صاحب ولد محمد بخش صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مظفر گڑھ شہر ۱۶ اور ۱۷ ستمبر کی درمیانی شب ساڑھے نو بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ۱۶ ستمبر شام تک معمولات زندگی ادا کرتے رہے یہاں تک کہ ریڈیو پاکستان کی خبریں سنیں اور ہمسایوں کے ساتھ روزمرہ زندگی پر تبصرہ کرتے رہے سوا نو بجے شب گھر تشریف لائے دل کا دورہ ہوا اور وفات پا گئے آپ عرصہ سات سال سے دل کی امراض میں مبتلا رہے لیکن سلسلہ کے کاموں میں کمی نہ آنے دی اور ہر سال بجٹ سو فیصد سے زیادہ وصول کر کے مرکز سے خوشنودی حاصل کرتے رہے جنازہ کو اسی شب ربوہ لے جایا گیا ۱۷ ستمبر کی صبح تقریباً ساڑھے گیارہ بجے مسجد المہدی گول بازار کے نزدیک نماز جنازہ ہوئی مرحوم موصی تھے بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ تین کم عمر بچیاں اور ایک بہن چھوڑے ہیں پسماندگان کے لیے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل سے نوازے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(عبداللطیف اعوان سیکرٹری جوبلی فنڈ
بہاولپور شہر)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۷-۸-۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

قائدین کرام نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر ۱۵ اکتوبر تک نمائندگان کے اسماء سے مطلع فرماویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۱۳)

مکرم	عبدالرحمٰن صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰/-	روپے
"	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	" "	۲۰/-	"
"	شیخ عبدالرشید صاحب	اسلامیہ پارک "	۱۰/-	"
محترمہ	بیگم "	" "	۵۰/-	"
مکرم	میجر ملک محی الدین صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ	بیگم شیخ عبداللطیف صاحب	" "	۱۰/-	"
مکرم	لطیف انور صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ	بیگم ملک مبارک احمد صاحب	" "	۱۰۰/-	"
مکرم	عمران شہود صاحب	" "	۱۰/-	"
"	موعود بن طاہر احمد شیخ صاحب	" "	۱۰/-	"
"	چوہدری حمید الدین صاحب	" "	۱۰۰/-	"
محترمہ	ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ	شمالی چھاؤنی "	۱۰۰/-	"
مکرم	ملک محمد انور صاحب	" "	۱۰/-	"
"	لطف المنان خان صاحب	دارالذکر "	۲۰/-	"
"	چوہدری محمد عالم صاحب	" "	۱۰/-	"
"	شیخ رفیق احمد صاحب آف لیبیا	" "	۲/-	"
"	عبداللطیف انور صاحب	ٹاؤن شپ "	۲۰/-	"
محترمہ	غزالہ سلیم صاحبہ	سلطان پورہ "	۳۰۰/-	"
مکرم	شیخ نعیم احمد صاحب	" "	۱۵/-	"
"	داؤد احمد صاحب	سالامار ٹاؤن "	۱۰/-	"
"	محمد ابراہیم صاحب	" "	۴۵/-	"
"	حکیم عبدالحمید صاحب	شاہدرہ ٹاؤن "	۱۰/-	"
"	لئیق احمد چغتائی صاحب	نیلا گنبد "	۲۰/-	"
"	شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی	" "	۳۰/-	"
"	میاں فضل الٰہی صاحب	" "	۲۵/-	"
محترمہ	بیگم چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب	" "	۲۰/-	"
مکرم	میاں محمد شریف صاحب	" "	۱۰/-	"
"	میاں عبدالباسط صاحب	" "	۵۰/-	"
محترمہ	امۃ الرشید صاحبہ	مغلپورہ "	۱۰/-	"
مکرم	میاں عبدالرشید صاحب	" "	۱۰۰/-	"
محترمہ	زکیہ بیگم صاحبہ	" "	۵۰/-	"
مکرم	مشتاق احمد صاحب	" "	۳۰۰/-	"
"	ملک منور احمد جاوید صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ	سلیمہ بیگم صاحبہ والد مرحوم	" "	۲۰/-	"
مکرم	رانا محمد اقبال صاحب	" "	۵۰/-	"
"	قاضی سید احمد صاحب	" "	۴۰/-	"
محترمہ	ثریا بیگم بنت شیخ احمد علی صاحب	دارالذکر "	۲۰/-	"
مکرم	چوہدری انس فاروق صاحب گلبرگ	"	۲۰/-	"
"	محمد افضل چیمہ صاحب	مزنگ چونگی "	۱۰/-	"
"	غلام مجتبیٰ صاحب	باغبانپورہ "	۱۰/-	"
"	محمد رشید خان صاحب	" "	۱۰/-	"
محترمہ	امۃ الجمیل بیگم صاحبہ	دہلی گیٹ "	۳۰/-	"
مکرم	قمر سید صاحب	" "	۱۰۰/-	"

(باقی)

تحریکِ وقفِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے ۳ر جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کریں اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اسے نہیں لوگے تو یہ تمہاری بجائے دوسروں کو دیدیا جائے گا۔"

(الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۵۸ء)

وقفِ جدید اشاعت اسلام اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کی غرض سے اعلیٰ دماغی صلاحیت کے مالک مخلص واقفین زندگی کو ہر وقت خوش آمدید کہتی ہے۔ نیز احباب جماعت سے توقع رکھتی ہے وہ اس تدریسی اور تربیتی نظام کو وسعت دینے کے لئے وقفِ جدید کی زیادہ سے زیادہ مالی اعانت فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

تمام زعماء کرام انصار اللہ اس بارہ میں اپنی مساعی کی معین رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں۔

(نائب وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا بھائی غلام احمد مورخہ ۲۷/۹/۸۰ شام چھ بجے سے ڈیرہ غازی خان میں اپنے گھر سے بازار کسی کام سے گیا ہے اور پھر واپس نہیں آیا۔ اس کی عمر تقریباً ۱۵ سال ہے۔ میری والدہ سخت پریشان ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی امان میں رکھے (آمین)

(محمود احمد ولد نذیر احمد معرفت میاں احمد خادم مسجد احمدیہ کوئٹہ)

توجہ برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر جو ۷، ۸، ۹ر نومبر کو منعقد ہو رہا ہے سب بہنوں کا داخلہ ٹکٹ سے ہوگا ربوہ کی بہنیں ۳۱ر اکتوبر تک ٹکٹ حاصل کر لیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب

خدام ماہ اکتوبر میں کتاب "لیکچر سیالکوٹ" اور ماہ نومبر میں کتاب "جنگِ مقدس" کا مطالعہ کریں یہ کتب مرکز سے مل سکتی ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

محترمہ امۃ الغنی صاحبہ بیگم محترم شیخ روشن دین تنویر صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر "الفضل" یکصد روپیہ بمد تعمیر مساجد بھجواتے ہوئے مطلع فرماتی ہیں کہ انکی صاحبزادی عزیزہ فرحت تنویر لندن تشریف لے جا رہی ہیں قارئین کرام سے سفر و حضر میں انکی خیر و عافیت اور رحمت و برکت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تعلیمی ترقی کے بارے میں حضور کے ارشادات

(بقیہ صفحہ اول)

تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔

پانچویں کلاس کے وظیفہ کا امتحان (جو غالباً ضلعی سطح پر ہوتا ہے) اس میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں ہر ضلع میں جو احمدی بچہ آئے گا اسے میں اپنے دستخط سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی کتاب تحفہ کے طور پر اپنے دستخطوں اور دعائیہ فقرہ سے لکھ کر بھیجوں گا۔

آٹھویں کے وظیفہ کا امتحان جو غالباً ڈویژنل سطح پر ہوتا ہے۔ اس میں ہر ڈویژن میں اوپر کی ۳۰۰ نشستوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا۔ اسے بھی اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور کتاب تحفہ بھیجوں گا

دسویں جماعت کا امتحان ایجوکیشن بورڈ لیتا ہے۔ ہر بورڈ کے امتحان میں ۲۰۰ لڑکوں میں سے جو بھی احمدی طالب علم / طالبہ آئے گا اس کو دستخطوں سے خط اور حضرت مسیح موعود کی پانچ کتب میں سے ایک تفسیر کی کتاب ان کی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے بھیجوں گا۔

ایف۔ اے اور ایف ایس سی میں ہر بورڈ میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں جو بھی احمدی طالب علم آئے گا۔ اسے بھی دعائیہ خط اور ایک تفسیر کی کتاب بھجوائی جائے گی۔

یونیورسٹی کے امتحان میں بی۔ اے کے لئے علیحدہ اور بی ایس سی کے لئے علیحدہ اوپر کے ۲۰۰ طلباء اور طالبات میں سے احمدی طلباء کے لئے اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس سی میڈیکل یا انجینئرنگ کے فائنل امتحان میں ہر مضمون میں ۳ (چوٹی) کی سات پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا۔ اسے دعائیہ خط تفسیر صغیر اردو یا انگریزی ترجمہ اپنے دستخط کر کے دعائیہ فقرہ کے ساتھ بھیجوں گا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تعلیم کی بنیاد ذہن رسا پر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ جماعت کو ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ پس جو بچے جینئس Genius ہیں۔ جماعت ان کی ہر قسم کی مدد کرے گی۔ تاہم آج ہر احمدی بچے کو ایک نظام میں باندھنا ضروری ہے۔ اس لئے میں دفتر کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ ضلع وار اور پائیدار شکل میں رجسٹر بنائیں۔ پانچویں جماعت سے پی ایچ۔ ڈی تک ہر ذہین بچے پر شفقت کی نظر رکھیں۔ ہر ایک بچے سے اس طرح تعلق رکھیں کہ جس طرح طبیب کی انگلیوں کا بیمار کی نبض کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ جماعتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ پہلی کلاس سے آخری کلاس تک کوئی احمدی بچہ نہ رہے۔ جس نے اس سال امتحان دیا اور مجھے اس کا خط نہ آئے۔ اس بنیاد پر دفتر نے رجسٹر بنانے ہیں۔

(۳)

جماعت احمدیہ میں اگلے دس سال میں (اور پھر ہمیشہ کے لئے) سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے۔ ہر احمدی لڑکا میٹرک ضرور پاس کرے۔ اور ہر لڑکی مڈل ضرور پاس کرے۔ جماعت اس بات کی بھی کوشش کرے کہ بچیوں کے لئے بھی ایسا انتظام ہو جائے کہ آئندہ ہر لڑکی کے لئے میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔

(۴)

بیرونی ملکوں کے بارے میں جائزہ لیا جا رہا ہے۔ سردست یہ سکیم صرف پاکستان بھارت۔ بنگلہ دیش کی جماعتوں کے لئے ہے۔ جو ۱۹۸۰ء سے شروع ہوتی ہے۔

تلاش گمشدہ

مکرم عبدالرحمٰن صاحب بھٹی کا لڑکا جس کی عمر ۱۰/۱۱ سال ہے ۲۳ ستمبر ۱۹۸۰ء سے گم ہو گیا ہے ابھی تک نہیں ملا۔ اس کا نام عبدالقدوس عرف گوشہ۔ رنگ گورا پاؤں میں چپل۔ پھولدار پتلون اور نیلی قمیص پہنے ہوئے ہے۔ اگر کسی دوست کو اس لڑکے کے متعلق علم ہو تو وہ عبدالرحمٰن صاحب کو مکان نمبر ۳ گلی نمبر ۳ ایم۔ اے او کالج گراؤنڈ شادمان کالونی چوبرجی لاہور کو اطلاع دیں۔ مہربانی ہوگی

صلاح الدین A-۱۸۷ رحیم پارک ملتان روڈ لاہور

الناس لباس
الٰہی چیمبرز گولبازار ربوہ میں آپ کی خدمت کا عزم لئے ہوئے
ریحانہ کلاتھ ہاؤس
آپ کی خدمت میں ہماری عظمت آپ کی خریداری ہماری حوصلہ افزائی بارعائت خرید کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیے۔ شکریہ

ربوہ اور مضافات ربوہ میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد رجسٹرڈ ادارہ
کوٹھی مکانات۔ پلاٹس نیز زرعی اراضی کی خرید و فروخت کے لئے آپ اپنے متعلقہ معاون رجسٹرڈ ادارہ کی خدمات حاصل کریں۔ آپ کا اپنا با اعتماد رجسٹرڈ ادارہ
یونائیٹڈ اسٹیٹس اقصیٰ روڈ ربوہ

فریش میڈیسن کمپنی

۱۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کے شمارہ میں غلطی سے ایک اشتہار میں "فریش میڈیسن کمپنی سرگودھا" کا نام غلط چھپ گیا ہے۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴